بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

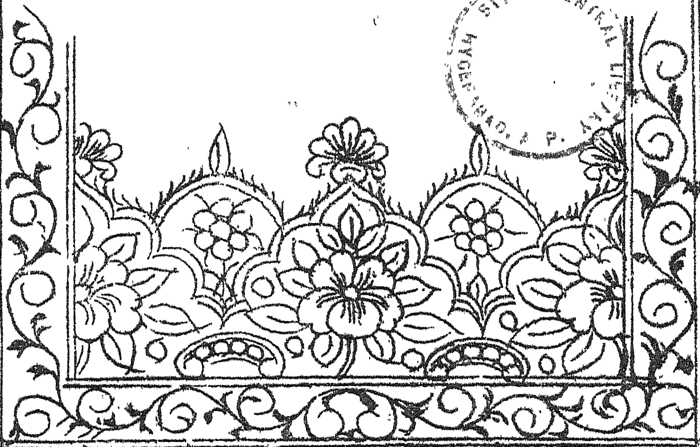


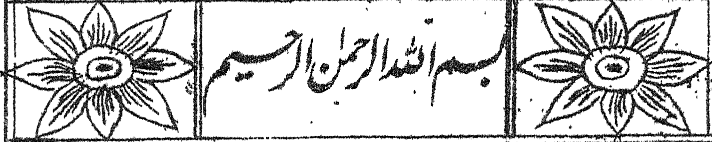
چشمہ فیض

۱۳۰۷ھ



مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بطبع چھپی





حمد بیحد کے ہے قابل وہ خدا جسنے مشتِ خاک کو ایمان دیا
بند آدم مین کیا ہے روح کو دی ہے طوفان سے رہائی نوحؑ کو
دی اجازت قہر سے جو باد کو کر دیا برباد قومِ عاد کو
لطف سے اپنے خلیل اللہؑ پر کر دیا آتش کو گلشن سربسر
حکم سے اسکے ہوئی وقتِ سحر قوم لوط اک بار کی زیر و زبر
مارا دشمن نے جو تیر اسکی طرف ایک پشہ نے کیا اسکو تلف
غرق دریا لشکرِ کافر کیا سنگ سے اک ناقہ کو ظاہر کیا
مہر وہ ہے قادرِ معبود مین موم آہن ہو کفِ داؤدؑ مین
کی سلیمانؑ کو عنایت سروری ہوگئے زیر نگین دیو و پری
بھر دیا کیڑون سے صابر کا بدن لقمہ ماہی کیا یونسؑ کا تن
ایک کا آری سے چیرا اسنے سر دوسرے کے سر پہ رکھا تاج زر
چاہے جو کچھ دم مین وہ سلطان کرے شہر کو اک آن مین ویران کرے
ہے مسلم اسکو سلطانی سدا اس مین کس کو زہرۂ چون و چرا

گنج و نعمت ایک کو دیتا ہی وہ | رنج و زحمت ایک کو دیتا ہی وہ
ایک کو وہ گوہر مرجان دے | حسرت نان دوسری کی جان لے
ایک ہی نازان و خندان تخت پر | دوسرا فاقے سے گریان بخت پر
ایک نے پہنے ہین سنجاب و سمور | دوسرے نے رہنے کو پایا تنور
ایک کی خواب ستر کمخواب پر | اینٹ پتھر ایک کے ہے زیر سر
ایک لمحے مین کرے برہم جہان | کسکی طاقت ہی کہ دم مارے وہان
دیوے بوتیما کو ماہی سدا | اپنے بندون کو وہ دے شاہی سدا
بے پدر فرزند وہ پیدا کرے | طفل کو وہ مہد مین گویا کرے
مردۂ صد سالہ اس سے جان پاے | دیکھ کر عقل حکیمان سر جھکاے
خاک سے پیدا سلاطین وہ کرے | انجم کو رجم شیاطین وہ کرے
ہو زمین خشک سے پیدا گیاہ | آسمان کو بے ستون رکھے نگاہ
کون اسکے ملک مین انباز ہے | بات جو اوسکی ہے بے آواز ہے

نعت حضرت سید المرسلین صلعم

اب رقم کرتا ہون نعت مصطفےٰ | جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا
سید کونین ختم المرسلین | دور حشر مین ہے فخر الاولین
کی ہے طے معراج مین راہ سما | کیون نہون محتاج اسکے انبیا
ہے وہ بے شک رحمۃ للعالمین | اسکی مسجد ہے سب روی زمین
رحمت خلاق خورشید و قمر | ہوے نازل اسکی آل پاک پر
جس کی انگلی سے ہوا شق القمر | یار تھے اوسکے ابوبکرؓ و عمرؓ
ایک تو اوسکا رفیق غار تھا | دوسرا لشکر کا سردار تھا
تھے مصاحب اسکے عثمانؓ و علیؓ | جو کہ ہین مشہور عالم مین ولی
ایک جو کان حیا و علم تھا | دوسرا تو باب شہر علم تھا

وہ رسول حق کہ خیر الناس تھا حمزہ و عباس تھے اوسکے چچا
بھیجتا ہون سو درود اور سو سلام آل و اصحاب نبی پہ صبح و شام

فضیلت ائمہ دین مجتہدین

معتبر تھے جو امامان زمان اونپہ ہووے رحمت رب جہان
بوحنیفہ تھے امام با صفا شمع بزم امتحان مصطفیٰ
فضل حق ہو جان پر اوسکی مدام شاد ہو ارواح شاگرد امام
ایک ابو یوسف کہ جو قاضی ہوا اور محمد جس سے حق راضی ہوا
شافعی اور لیث مالک اور زفر زیب دین احمدی ہین سر بسر
احمد حنبل کہ تھا مرد خدا اوسنے سبقت لی ہے سب پر برملا
خلد مین ارواح انکی شاد ہو شہر دین اونکے سبب آباد ہو

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

عفو کر میرے جرائم یا خدا تو غفور اور مین ہون مجرم یا خدا
نیکی تو کرتا ہے اور مین کار بد میرے جرمون کی نہین اللہ حد
کی بسر جو معصیت مین زندگی آخرش حاصل ہوئی شرمندگی
مبتلاے فسق و عصیان مین ہا ہمقرین نفس و شیطان مین ہا
مبتلاے معصیت ہون صبح و شام تیرے امر و نہی سے غافل مدام
ایک ساعت بے گنہ گذری نہین اور حضور دل سے طاعت کی نہین
بھاگکر پھر بندہ آیا روبرو جرم سے اپنی مٹاکر آبرو
عفو کی کرتا ہے تجھسے آرزو کیونکہ تیرا قول ہے لاتقنطوا
ہووے کیونکر تجھسے انسان ناامید تیری رحمت سے ہو شیطان ناامید
نفس و شیطان نے کیا گمرہ مجھے لیک ہے امید تیرے لطف سے

یا خدا مجھکو گنہ سے پاک کر
بعد ازان مدفون زیرِ خاک کر
جان میری جسم سے جب ہو جدا
ہو نہ قیدِ قلب سے ایمان رہا

بیان مخالفت نفس امّارہ

ہی وہی عاقل کہ جو شاکر رہے
اور اپنے نفس پر قادر رہے
اپنے غصّے کو یہان جو کھائیگا
وہ جگہ جنت مین بیشک پائیگا
ہے وہی ابلہ ترین مردمان
جو پئے نفس و ہوا ہووے رواں
اور رہوے یہ خیال اُسکو سدا
جرم اُسکے عفو کردے گا خدا
گرچہ درویشی ہے مشکل ای پسر
لیک درویشی ہے سب سے خوبتر
کرے اپنے نفس سرکش کو جو رام
ہو خردمندون مین بیشک نیکنام
تا نہ ہووے نفس کافر بہرہ ور
صبر کر تو اور قناعت پیشہ کر
چاہیے نفس شقی کو گوشمال
تا کہین آئے نہ تیرے سر وبال
خیر و خوبی کا اگر خواہان ہو تو
خلق سے لازم ہی روگردان ہو تو
خواب مین ہے خلق ساری سر بسر
موت سے بیدار ہوتی ہی مگر

قطعہ

رنج پہونچائے جو تجکو اے پسر
مان لے تو عذر اُسکے سر بسر
تاکہ اچھی ہووے تیری آخرت
تاکہ حاصل ہووے تجکو مغفرت
حق نہ جانے دوست خلق آزار کو
دور اِس خصلت سے رہ [illegible]
رنج جس نے غیر کے دل کو دیا
زخم اُسنے جسم پر اپنے کیا
جو کوئی قصدِ دل آزاری کرے
عاقبت مین نالہ و زاری کرے
تو کبھی قصدِ دل آزاری نکر
تا خدا ہووے نہ بیزار اے پسر
دل کسی کا تو نہ توڑ اے بیخبر
زخم ہو جائے گا ورنہ جان پر
غیر نیکی کے نہ لے مردم کا نام
تو اگر چاہے کہ ہووے نیکنام

گر نہ ہو سکی بدی سے کر حذر — ظلم بے حد کر نہ اپنی جان پر
بند غیبت سے زبان کو کر سدا — تا نہ ہووین بند تیرے دست و پا
بند غیبت سے نہ ہو جسکی زبان — وہ رہا ہووے عقوبت سے کہان

بیان فوائد خاموشی

اے برادر تو اگر ہے حق طلب — کھول غیر از حکم یزدان تو نہ لب
تجھکو گر ہو علم حی لایموت — تو دہن پر اپنے رکھ مہر سکوت
سن نصیحت میری تو اے نیکذات — ہو تو ساکت ہے اگر شوق نجات
جس کو ہر دم عادت گفتار ہو — اُسکے سینے مین دل بیمار ہو
عاقلون کو ہو بس خاموشی سے کام — جاہلون کو ہو فراموشی سے کام
کذب و غیبت سے سدا خاموش ہو — کہیے ابلہ را اغلب گفتار ہو
گر نہ ہر گز غیب حق کی تو ثنا — اہل عالم سے ہے تجھکو کام کیا
جو پڑے بند عمارت مین کبھی — رکھتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو کبھی
خشم مین گر گوئی سے مردہ ہو دل — گر سخن سے اُس کے ہو گوہر خجل
جو کوئی لطف فصاحت مین بڑا — زخمی اُسکا چہرہ دل ہو گیا
بند کر اپنی زبان منہ سے نہ کہہ — صحبت خلق جہان سے دور رہ
آنکھ تیری عیب تیرے دیکھے جب — روح کو قوت تری پیدا ہو تب

بیان عمل خالص

جو کہ ہووے اہل ایمان اے عزیز — پاک رکھے چار شے سے چار چیز
پاک کر دل کو حسد سے اے پسر — پھر سمجھ اپنے کو مومن بیخطر
پاک رکھ تو کذب و غیبت سے زبان — تا نہ ہو ایمان کو تیرے زیان
گر عمل رکھے ریا سے پاک ابھی — شمع ایمان کو ہو تیری روشنی

گر نہین تیرے شکم مین ہی حرام ۔ صاحب ایمان ہی پھر تو لا کلام
جسمین ہووی یہ صفت وہ ہی شریف ۔ ورنہ بیشک اُسکا ایمان ہی ضعیف
جسکے دل مین ہی حرام اے دل بھرا ۔ روح اُسکی جاے کیا سوے سما
جسکے ہو اعمال مین شامل ریا ۔ فائدہ کیا شکل نقش بوریا
ہے عمل جسکا جدا اخلاص سے ۔ کب وہ ٹھہرے بندگان خاص سے
کام جو دنیا مین بہر حق کرے ۔ ہر گھڑی وہ کار با رونق کرے

بیان سیرت ملوک

اے برادر خصلتین ہین چار یان ۔ جسلیے ہووے بادشاہونکا زیان
بادشہ ہووے جو خندان بے محل ۔ اُسکی ہیبت مین پڑے بیشک خلل
گر گدا اسکے ملاقاتِ فقیر ۔ بادشہ ہو جاے نظرون مین حقیر
گر رہے گا خلوتِ زن مین سدا ۔ شاہ کی ہیبت مین فرق آجائیگا
شہ کو گر میلِ جہانداری رہے ۔ روز و شب فکر کم آزاری رہے
چاہیے شاہون مین ہووے عدل و داد ۔ تاکہ اُسکے عدل سے عالم ہو شاد
ظلم پر باندھے کمر گر بادشاہ ۔ نفع کیا بخشے اُسے گنج و سپاہ
خلوتِ زن مین رہے جو بادشاہ ۔ کیا عجب ملک ہو اُسکا تباہ
ہو جو عادل دادگر فرخ لقا ۔ بادشہ کو سلطنت مین ہو بقا
فوج پہ گر شہ کرم رکھے سوا ۔ فوج اپنی جان کرے شہ پر فدا

بیان حسن خلق

چار باتین ہین بزرگی کی دلیل ۔ جس مین پائی جائین ہو مرد جلیل
یاد رکھے حرمتِ علم و کتاب ۔ خلق کو دیوے جواب باصواب
جو کہ ہووے صاحب عقل و تمیز ۔ اہل علم و حلم کو رکھے عزیز
اور وہ ڈھونڈھے جو سبکی دوستی ۔ کیونکہ دنیا مین عداوت ہی بری
عقل ہے تجکو اگر اے نیکنام ۔ نرمی سے ہر آدمی سے کر کلام

تلخ گو اور ترش رو جو شخص ہو ‏ ‏ خوش رکھے کیونکر بھلا احباب کو
جو نہین کرتا ہے دشمن سے حذر ‏ ‏ ہووے گا حاصل اُسے رنج و ضرر
دوستون کے ساتھ تو مسرور رہ ‏ ‏ اور دشمن سے ہمیشہ دور رہ
دے نہ ہمسایے مین تو دشمن کو جا ‏ ‏ دور ہون دشمن ہی بہتر اِس سے کیا
گرم الفت دوستون سے ہو مدام ‏ ‏ رو سے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام
اے پسر تدبیر زادِ راہ کر ‏ ‏ قصّۂ دنیا کو اب کوتاہ کر

بیان مہلکات

چار چیزین اے پسر ہین باخطر ‏ ‏ تجکو اُن چیزون سے لازم ہی حذر
الفتِ بد قربتِ سلطان مکر ‏ ‏ صحبتِ زن رغبتِ دنیا سے ڈر
آتش سوزان ہے قربِ شاہ تو ‏ ‏ الفتِ بد سے خطر ہے جان کو
زہر پنہان رکھے دنیا مثل مار ‏ ‏ گر بظاہر اُسمین ہین نقش و نگار
خوب اور مرغوب ہے پیش نظر ‏ ‏ پر ہے جان کو زہر سے اُسکے خطر
زہر سے اِس مار کے تو کر گریز ‏ ‏ دور ہون اِس سے ہے جنکی عقل تیز
نقش پر مانند طفلان دے نہ جان ‏ ‏ ہو نہ محو رنگ و بو مثل زنان
حال دنیا ہے عروس بیوفا ‏ ‏ روز اک شوہر پہ ہوتی ہے فدا
مرد ہے اِس صحبت سے ہووے جو طاق ‏ ‏ اور دے مُنھ پھیر کر اُسکو طلاق
ہووے خندان پیش شو باصد تپاک ‏ ‏ زخم دندان سے کرے آخر ہلاک

بیان اہل سعادت

ہے دلیل نیک بختی چار چیز ‏ ‏ جسمین ہون وہ شخص ہی بیشک عزیز
اصل گوہر ہے دلیلِ نیکبخت ‏ ‏ بد گہر ہوتا نہین شایان تخت
نیک رایون کی ہی قسمت مین ثواب ‏ ‏ جو کہ ہے بدرائے اُسپر ہو عذاب
جو کوئی امین عذاب حق سے ہی ‏ ‏ وہ گروہ کافرِ مطلق سے ہی

عمر دنیا چند روزہ ہے تو جان — پس وہ غافل ہے نہیں ہے جسکو دھیان
ترک لذاتِ جہان کو ساتھ رکھ — دامنِ صاحبدلان پر ہاتھ رکھ
شائق لذات نفسانی نہ ہو — دوستدارِ عالمِ فانی نہ ہو
خاک دنیا سے نہ ہو حاصل تجھے — ایک دن مرنا ہے تجکو جان لے
جان تیری تن سے جب ہو گی روان — خاک سے بھر جائیگا ہر استخوان
جب کہ تجھ سے موت کا چارہ نہو — دوستدار نفس امارہ نہو

بیان سبب عافیت

عافیت چاہے اگر تو اے عزیز — یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز
ایمنی اور خدائی نعمتین — تندرستی اور فراغت دہر مین
تجکو حاصل ہو جو نعمت اور امان — عافیت کے ہوینگے ظاہر نشان
جبکہ دل فارغ ہے اور تو تندرست — فکر مین دنیاے دون کے ہو نہ چست
فکر کر ہرگز نہ ہر کامِ نفس — تا کہ ہو جاوے نہ قیدِ دامِ نفس
کر نہ دھیان اصلا ہوائے نفس پر — تو نہ فکر ہر ہاے نفس کر
نفس اور شیطان تجھے گمرہ بنائین — تا کہ تجکو چاہِ دوزخ مین گرائین
نفس کی سرکوبی کر اور خوار جان — دور رہ دنیا سے کر نا امید امان
جو کہ رکھے اپنے نفسِ بد کو سیر — بیگمان ہووے گنہ کرنے مین شیر
ہر مزے سے حلق تیرا ہو جو دور — ہر گنہ سے دل ترا ہووے نفور
آب و نان سے حلق تک تو پر نکر — تو نہ حیران ہو کہ ہے اسمین خطر
گر نہ ہو صائم نہ کھانے مین غرق — تا کہ ہووے تجھ مین اور حیوان مین فرق
خواب مین تو روز و شب ہے سر بسر — اپنے شمع گور کی تدبیر کر
مثل حیوان جو ہو محوِ خواب و خور — نور نعمت سے نہ ہو دل تیرا حر
مدتون سوئے گا تو بیدار ہو — گر خبر رکھتا ہے خود ہشیار ہو
بیچ مین دنیا کے پڑنا ہے برا — دست دنیا سے اٹھانا ہے بجا

ہاتھ اٹھا دنیا سے دو دن کے تو کہین
جب مدام اسمین تجھے رہنا نہین

تن کی آسایش نکر تو اے فقیر
تاکہ ہووے دل ترا بدر منیر

محو حسن و صورت زیبا نہو
حسرتی اطلس و دیبا نہو

بندۂ حق ہو ہوا کو ترک کر
پہن خرقہ زندگی چاہے اگر

خرقۂ پشمینہ کو رکھ دوش پر
نامرادی کا تو شربت نوش کر

جامۂ ریشمی پہنتا ہے جو تو
پاک کر کینے سے تو سینے کو تو

جامہ ہاے فاخرہ کو دور کر
عاقبت مین تاکہ ہووے بہرہ ور

بے تکلف ہو کے آرایش نہ ڈھونڈھ
ترک راحت کر کے آسایش نہ ڈھونڈھ

صاف کپڑا گو نہین ہے تیرے پاس
گر نہین تن پر ترے اچھا لباس

بس مین کافی ہے لباس صوف ہو
تا صفات حق سے تو موصوف ہو

مرد رہ کو کب جہان سے سود ہو
کب اسے اندیشۂ نابود ہو

مرد رہ کو ہووے قالین بوریا
خشت گو اسکو ہے بالین سے سوا

بیان تواضع و صحبت درویشان

تجھ مین گر ہو عقل و دانش اور تمیز
چاہیے درویش ہو تو اے عزیز

بہرہ ور ہو صحبت درویش سے
کر حذر تو غیبت درویش سے

حب درویشان ہے جنت کی کلید
لعنتی ہین انکے دشمن اے سعید

جامۂ درویش صوف و دلق ہے
کب انھین فکر ہواے خلق ہے

مرد جب تک نفس کے تابع رہے
غیر ممکن ہے خدا اسکو ملے

مرد رہ کیا سمجھے قصر و باغ کو
اسکے دل مین جاے درد و داغ ہو

گھر بناے تو جو مثل آسمان
تو بھی تو زیر زمین ہوگا نہان

شکل رستم ہو جو تیرا زور و شور
صورت بہرام کھالیوے گی گور

آخرت سے اے پسر غافل نہو
دولت دنیا سے تو خوشدل نہو

تو بلیاتِ جہان مین صبر کر | شکر کر ہون نعمتین حاصل اگر

بیان دلائل شقاوت

چار چیزین یہ جو ہین اے مہربان	تو انہین آثار بدبختی کے جان
جاہلی و کاہلی اے یار ہین	بیکسی و ناکسی یہ چار ہین
جو کہ ہے بندہ عبادت مین مدام	ہے وہی اہل سعادت لاکلام
جسنے تا امید ہوا و حرص کی	نفس پر اپنے نہ ہو قادر کبھی
مست خواب و خور ہو چوپائی پسر	حشر مین تو آتش مین ہو اسکا گذر
دور کر دل سے مراد و آرزو	ہی کھڑا ہو جا خدا کے روبرو
کامرانی جو کرے ناکام ہے	مرد رہ کو نام سے کیا کام ہے
امر و نہی حق پہ رکھ اپنی نظر	پیروی نفس کافر تو نہ کر
کامرانی تو نے گر پائی ترک کی	عیش مین بیشک کٹیگی زندگی
امر و نہی حق کو سن دل سے ذرا	جا بے شادی کب ہی دہر ہو فنا

بیان ریاضت

چاہتا ہے گر کہ ہووے سربلند	آپ پر کرے درِ راحت کو بند
بند رکھے جو درِ راحت مدام	اُسپہ کھل جاتین در دار السلام
غیر حق ڈھونڈھے جو کوئی اے پسر	اُس نے دنیا مین نہین گمراہ تر
اے برادر ترک عز و جاہ کر	آپ کو شایستہ درگاہ کر
کھینچتی ہے جاہ پستی کی طرف	اور عزت تن پرستی کی طرف
خوار ہوگا تو نہ ہرگز جاہ ڈھونڈھ	اے پسر لازم ہے وہ درگاہ ڈھونڈھو
نفس ترکِ حرص مین ہووے غریب	گوشمال نفس بد ہے یہ عجیب
یادِ حق سے کب ہے ایمن دل ترا	نفس امارہ سے ہے محشر بپا
جسکو یادِ حضرتِ صانع رہے	ایک ہی لقمے پہ وہ قانع رہے

روز کی روزی پہ تو کر اکتفا | گر نہووے کر خدا سے التجا

بیان مجاہدت نفس

نفس کافر کی ہین قاتل تین چیز | مین بیان کرتا ہون تو سُن اے عزیز
خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع | نیشترِ تنہائی و ترکِ ہجوع
جو کہ ان ہتھیارون کا شیدا نہو | نفس کج اُسکا کبھی سیدھا نہو
دور دل سے تیرے حب اللہ ہو | نفسِ شیطانِ لعین ہمراہ ہے
اہل دنیا کو ملے جب سیم و زر | کیون نہ کھائین لقمہ شیرین و تر
جو کوئی یان محو سیم و زر رہے | حشر مین وہ تشنہ و مضطر رہے
کارِ عقبےٰ جسنے دنیا مین کیا | کرتا ہے لطف و کرم اُسپر خدا
ہے یہ دنیا نابکارونکے لیے | عاقبت پرہیزگارون کے لیے
ہے عدو ابلیس تیرا اے پسر | خوش ہو وہ تو دوزخی ہووے اگر
جو گلِ دنیا مین آلودہ رہے | عاقبت مین خاک حاصل ہووے اسے
یادِ حق مین اے پسر مشغول رہ | خلق سے تو دور مثلِ غول رہ

بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اے پسر | واسطے اپنے ذخیرہ تو نکر
کل وہی رازق کہ جان دیگا تجھے | غم نہ کھا کچھ آب و نان دیگا تجھے
مثلِ مورِ دانہ کش کب تک رہے | مرد ہے تو فاقہ کر جب تک رہے
ہو توکل پر جو فیروزی تجھے | مثلِ مرغان دے خدا روزی تجھے
شکر حق لاے بجا مردِ فقیر | اُسکو مل جاے اگر نانِ فطیر
خم نہ ہو تو پیش منعم مثلِ طاق | تا نہ ہووے شاملِ اہلِ نفاق
مرد وہ گوشہ مین گیا ہو خلق سے | کب ہو نفرت جاہ سے دولت سے
رہتا ہے جسکو نکونامی کا دھیان | عام ہے وہ خاص تو اسکو نہ جان

گر نہ اصلا فکر تو ذہن ہو سمجھے | تب خیال مرکب و زین ہو سمجھے
وو رجب عمل سے ہو فن ترحمن ہوا | جان سے حاصل ہوا وصل خدا

حقیقت نفس امارہ کے دریافت کرنیکے بیان مین

قطعہ

ہے شتر مرغ اے پسر نفس شوم | لیک رکھتا ہے اثر مانند بوم
بار اٹھانے کا اسے یارا نہین | طائر دن کی طرح اڑ سکتا نہین
اسکو اڑنے کو اگر کہیے شتاب | وہ شتر ہے بس یہی دیوے جواب
بار اٹھانے کو اگر کہیے اسے | یہ کہے طائر ہے کیونکر بوجھ اٹھے
اسکا ہے مثل گیاہ زہر رنگ | ذائقہ اور بو سے پر کرتا ہے تنگ
طاعت اللہ مین وہ سست ہے | معصیت مین دیکھیے تو چست ہے
نفس بد کو قید کر زندان مین | کر خلاف اسکے جو ہونے کان مین
کر مراد نفس بد سے تو حذر | پرورش دشمن کی تو ہرگز نہ کر
تشنگی اور بھوک ہے اسکا علاج | تا کہ اسکا آئے طاعت پر مزاج
مثل اشتر راہ پر آ اے پسر | بار طاعت کو اٹھا لے پشت پر
بار طاعت سے جو لے گر تو جان | مثل سگ تیری نکل آئے زبان
جو کرے گا سرکشی اس بار سے | ہوگا خم لعنت کے وہ انبار سے

قطعہ

بھاگے مانند شتر مرغ اے جوان | بار طاعت کے اٹھانے سے جو یان
کیا عجب اس کا پرواز اگر | ٹوٹے اور ہو دے وہ عاجز سر بسر
بار سے اس کے تحمل جو کرے | زندگی مین وہ تحمل سے رہے
جب کیا بار امانت کو قبول | تو ہوا اسکے اٹھانے سے ملول
خود فضولی کی ازل مین بے سبب | اور فضولی کی جہولی کے سبب

کام کر تو اے پسر غافل نہ ہو | جب بڑا ہو تو نہ کر کاہل نہ ہو
کاہلی جو طاعت حق میں کرے | ہو جہان میں کمتری حاصل اسے
تو غرور طاعت میں مشغول باد ہو | کام سے دنیا کے تو آزاد ہو
ہر کمین میں ورنہ رہ پر خوف ہے | رہبر کامل سے غفلت تا بکے
دور منزل سر پہ ہے بار گران | سعی کر تا ہو سکے شغل کاروان
جسکے سر پر ہے میں بار گران | خوار ہے اسکو پسینے اسکی پسلیان
لاش بھاری ہے سبک کر بار کو | تا کہ رستے میں کہیں مشکل نہ ہو
زیر بار جیفۂ دنیا ہے دون | ہو گیا اسسے بے خبر خوار و زبون

ترک خودستائی و خود آرائی کا بیان

تو نہ کر دستار سے آرائش سر | ہو سکے تجھ سے تو فرش ہو دل کو کر
گو کرے عیب تک نہ ترک عز و جاہ | کون دے سر پر بجا مشغل کلاہ
کب ہی مردے تن کی آرائش ہوا | تن کی آرائش میں ہے نقصان جان
تن کو تقوی سے نہیں بہتر لباس | کب تکلف کا ہوا مردون کو پاس
جو کہ ہو پابند آرائش یہان | ہے یہی فرزند آسایش یہان
عاقبت میں وہ رہے گا نامراد | وہ نہ ہوگا عیش کے بھروسے شاد
خودستائی پیشہ ہے شیطان کا | آپ کو کم سمجھے ہے مرد خدا
آپ کو آدم سے جو بہتر کہا | اس لیے مردود شیطان ہو گیا
خاک ہو مردم تواضع کے سبب | سرکشی سے گم ہو نور نسب
راندہ ہے شیطان استکبار سے | اور مقبول آدم استغفار سے
مقبل استغفار سے آدم ہوا | خوار استکبار سے شیطان ہوا
دانہ ہو افتادگی سے سر بلند | خوشہ کا سر کاٹیں ہو جو گر بلند

بیان آثار الٰہی

عیب جسمین ہین نشان ابلہی | تجکو بتلاتا ہون بہر آگہی
ہو نہ جستجو تجھے آپ مین گر عیب ہو | ڈھونڈھے خلق اللہ کے وہ عیب کو
بوئے کشت دل مین تخم بخل تو | رکھتا ہے جو دو سخا کی آرزو
خلق جسکے خلق سے خوشنود ہو | قدر منظور اسکی ہو معبود کو
دہر مین بدخوئی سے رکھے جو کام | کام بدروئی سے ہو اسکو مدام
خوے بد تیری بلا ہے جان ہوئی | ہر دم بدخو بھی ہے انسان کوئی
بخل ہے برگ و بر بخل ہتھر | ہے سگ مسلخ بخیل بے ہنر
رو سے جنت کو نہ دیکھے گا بخیل | ہے وہ مثل پشہ زیر پائے پیل
دور رہ بخل بخیلان سے مدام | تا کہین ابلہ نہ تجکو خاص و عام

بیان عافیت

تا کہ تجکو ہو بلاؤن سے نجات | کر حذر دو چیز سے اے نیک ذات
نفس و دنیا سے حذر کر تو مدام | تا بلاؤن سے نہ ہووے تجکو کام
ہو جو حرص و آز کا تو مبتلا | ہر طرف سے گھیرے تجکو بلا
سیم و زر رکھتا نہین جو بیگمان | دو جہان مین اسکو حاصل ہو امان
نفس و دنیا ترک کر تو اے پسر | تا رہے تو ہر بلا سے بے خطر
سیکڑون انسان برائے نفس زار | پھنسکے آفت مین ہوے غم سے نزار
بسکہ نفس شوم و بد مرغ ہوا | دام مین صیاد کے آکر پھنسا
تا کہ ہو آرام تیرے دل کو یان | جان یکسان بود و نابود جہان
ڈر عذاب حضرت قہار سے | ہاتھ اٹھا مومن کے تو آزار سے
آفتون مین یاد کر خالق کو بس | کون ہے حق کے سوا فریاد رس

قطعہ

گر کسی کو تو نے پہونچایا ہو رنج | عذر کر تا عفو کا حاصل ہو گنج
ورنہ جب دن حشر کا آجائیگا | عذر حسرت گو مین ہوگا وہ شمر

تجکو استغنا کی گر خواہش رہے — کر قناعت تاکہ حاصل ہووے تجھے

بیان عقل عاقلان

جو کہ ہووے صاحب عقل و شعور — چار چیزون سے رکھے اپنے کو دور
ناسزاؤن سے نہ کام اپنا رکھے — اور نہ ساتھ اُنکے کبھی نیکی کرے
عقل ہو تو سیل بدکاری نکر — جب یہ حاصل ہو سبکساری نکر
قلب جسکا علم سے روشن رہے — تندرستی تن کی حاصل ہو اُسے
تاکہ حاصل ہو جہان مین آبرو — ہاتھ اُٹھا ہرگز سخاوت سے نہ تو
تاکہ تو عالم مین ہووی دادگر — زیردستون کو تو خوش رکھ ای پسر
پند پر اپنے جو ہووے کاربند — سنتے ہین سب گوش دل سی اسکی پند
اپنی گفتار دن سے جو خود ہو ملول — کب کرے کوئی اسکی باتونکو قبول
ہون شریعت مین جو باتین ناپسند — دور رہو اُن سے اگر ہے ہوشمند
کام تیرا ہو درست اے نیکنام — رکھہ نہ تو خود مطلبی سے اپنی کام

بیان رستگاری

رستگاری کی ہین باعث تین چیز — یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز
ایک تو دل کو ہو خوف ذوالجلال — ایک فکر و خواہش قوت حلال
چلنا راہ راست پر مردانہ وار — جسمین یہ خصلت ہین وہ ہے رستگار
گر تواضع تو کرے گا بے گمان — دوست جانے گی تجھے خلق جہان
سر نہ دنیادار کے آگے جھکا — ہاتھ سے جاتا رہے گا دین ترا
حرص سے جو کوئی دنیادار ہو — بے گمان اُس سے خدا بیزار ہو
وصف دنیادار بہر زر نہ کر — مرد کب مردار پر ڈالے نظر
مردے ہین یہ اغنیاے روزگار — مردون سے صحبت نرکھ ای ہوشیار
مال و زر گر ہاتھ مین آیا تو کیا — آخرش تو گور ہوگی تیری جا

بیان فضیلت ذکر

روز و شب کر اپنے دل سے یاد حق	ہے اگر معلوم عدل و داد حق
زندہ رکھ ذکروں سے صبح و شام کو	کر نہ غفلت مین بسر ایام کو
یاد خالق کی غذائے روح ہے	اور دوائے سینۂ مجروح ہے
یاد حق مونس اگر ہو جان کی	آرزو تجھکو نہ ہو ایوان کی
جس گھڑی غافل تو رحمان سے رہے	کام بیشک تجھکو شیطان سے رہے
ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو	دو جہان مین تا ہو تیری آبرو
ذکر کر اخلاص سے تو ہوکے چست	ذکر بے اخلاص کب ہووے درست
تین صورت ذکر کی ہین بے خلاف	تو نہ جان اس بات کو لاف و گزاف
ہے فقط ذکر زبانی ذکر عام	ذکر خاصان دل سے ہو بیشک مدام
ذکر سر ہے ذکر خاص الخاص کا	ہے وہ خاسر جو نہین ذاکر سدا
ذکر بے تعظیم بدعت ہے مدام	کیونکہ اسمین شرط حرمت ہے مدام
ذکر ہر عضو کا ہووے جدا	سات اعضا ذکر کرتے ہین سدا
	قطعہ
ذکر آنکھون کا ہے اے فرخندہ فر	ہونا گریان خوف حق سے بیشتر
دیکھنا صنعت کا خالق کی مدام	غرق رہنا اسمین ہر دم صبح و شام
ذکر ید یاری عاجز ہے سدا	ہے زیارات اقارب ذکر پا
استماع قول حق ہے ذکر گوش	ذکر کر رکھتا ہے گر تو عقل و ہوش
ذکر دل ہے خوف رب پاک ذات	جہد کر تا تجھکو حاصل ہو یہ بات
جہل ہے کرتا ہے جو ہر دم گناہ	کیا مزا دیوے اسے ذکر اللہ
پڑھنا ہے قرآن کا ذکر زبان	یہ نہین جسمین ہو سفلوں کی زبان
شکر نعمتہائے حق کر صبح و شام	تا کہ پاوے نعمتین حق کی تمام
حمد خالق کو تو کر ورد زبان	تا نہ ہو برباد عمر جاودان
غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا	کام کیا باکون کو ہے اسکے سوا

بیان عمل چار چیز

خوب ہے سب کے لیے یہ چار چیز / یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز

ایک تو یہ ہے کہ ہووے دادگر / اور اپنی عقل سے ہو باخبر

اور شکیبائی سے ہر دم رکھنا کام / حرمت انسان بجالانا مدام

بیان خصلت ذمیمہ

چار چیزیں اور یہ ہیں اے پسر / بد جو سارے خلق سے ہیں بیشتر

ایک انمیں سے حسد ہے جان لے / ہے تکبر دوسرے تو ان سے

تیسرے خشم و غضب ہے اے پسر / ہے بخیلی چوتھے اسپر رکھ نظر

اے پسر ان خصلتوں سے کر حذر / کیونکہ یہ سب خصلتیں ہیں زشت تر

غل و غش سے صورت زر پاک ہو / گور میں جانے کے آگے خاک ہو

حرص کو چھوڑ اور قناعت پیشہ کر / کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر

رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام / روے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام

بیان سعادت و نصیحت

چار چیزیں ہیں سعادت کی دلیل / شرح انکی سن تو اے مرد عقیل

جسمیں کچھ ہو وہ سعادت کا نشان / بیگمان و دے صلاح دوستان

جس کی ہوتی ہے سعادت رہنما / صبر کرے گر کرے کوئی جفا

ہوتے ہیں بخت و سعادت جسکے یار / ہوتا ہے دشمن سے اپنے سازگار

تجھ سے گر شستہ ہوا نفس پلید / اے برادر جان اپنے کو سعید

گر صلاح دوست سے تو بہرہ ہو / یار تیری دولت بے شبہ ہو

خود سری سے جو کوئی کرتا ہے کام / بخت و دولت اس سے پھر جاتی ہیں تمام

جیسے دشمن کا نہ سر لے کر تبر / قتل کر سکتا ہو گر دے کر شکر

ہر گھڑی ایذا لے تا اہلان اٹھا / عیش خوش سے گر ہو تجکو مدعا

جب موافق ہو ترے کوئی مقام
وان سے تو ہرگز نہ جا یہ سُن کلام

ایسے شخصون کو نصیحت تو نکر
پند تیری جن پہ ہووے بے اثر

خوے بدخو نیک ہو مشکل ہے یہ
جہد کیا کرتا ہے لا حاصل ہے یہ

گر نہ ہو راضی کوئی بندہ تو کیا
کوئی ممکن ہے کہ پھر جاے قضا

جنگ گر کوئی کرے سلطان سے
خانمان کو اپنے وہ ویران کرے

باغی سلطان جو ہو وہ ہو تباہ
روز اُسکا مثل شب ہووے سیاہ

بیان علامت مدبری

چار چیزین ہین نشان مدبری
یاد رکھ چاہے اگر تو بہتری

مشورت ابلہ سے کرنا اے پسر
اور دینا جاہلون کو سیم و زر

دوستون کی پند سے جو ہو ملول
اُسکو مدبر کہتے ہین او بو الفضول

جسکو دنیا سے نہو عبرت یہان
نفرت اُس مدبر سے کرتا ہی جہان

مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے
دیو ملعون کرتا ہے گمرہ اُسے

جاہلون کو جو کہ دیوے سیم و زر
مقبلون مین کب ہو داخل ای پسر

ہو اگر جاہل جہان مین زر بکف
صرف بیجا سے کرے زر کو تلف

دوستون کی پند کب مدبر سُنے
ترک کردے دوستی کو جہل سے

حال دنیا سے جو ہو عبرت تجھے
کون مدبر خلق مین تجھکو کہے

عقل سے جس شخص کو ہو آگہی
وہ نہین لیتا ہے راہ گمرہی

چار چیز کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیزین ہین بزرگ و معتبر
گر بظاہر خرد آتی ہین نظر

ایک دشمن ایک آتش ای پسر
اک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر

ایک دانش ہی مری باتونکو مان
خرد ان چیزون کو تو ہرگز نہ جان

جسکی آنکھون مین کہ ہو دشمن حقیر
ایک دن دام بلا مین ہو اسیر

ذرۂ آتش کبھی جو سر اٹھائے — کیا عجب گر ایک عالم کو جلائے
علم کم کو بھی سمجھ ہرگز نہ خوار — کس سے قدر علم کا ہووے شمار
رنج اندک کی بھی تو تدبیر کر — ورنہ پچھتائے گا آخر اے پسر
کیجیے جلدی علاج درد سر — کیونکہ مجنون اسمین ہونیکا ہے ڈر
بات سے دشمن کی تو رہ پر حذر — تا نہ آفت آئے تیری جان پر
تھوڑی آتش کو بجھا سکتا ہے آب — لیک کیا چارہ ہے وقت التہاب

بیان مذمت خشم وغضب

چار چیزین ہون جہان اے مہربان — چار چیزین اور ہون موجود وان
مرد رسوا ہو لجاجت کے سبب — ہو پشیمان خشمگین انسان ہو جب
کبر سے ہوتی ہے پیدا دشمنی — باعث خواری ہے بس کاہل تنی
کام جب انسان لجاجت سے رکھے — آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے
جو کوئی غصے سے کام اپنا رکھے — جز پشیمانی نہ ہو حاصل اُسے
کبر سے سر کو اُٹھائے کوئی جب — اُسکے ہو جاتے ہین دشمن دوست سب
کاہلی ہو جس کے جسم و روح کو — تیشۂ خواری سے وہ مجروح ہو
اپنے غصے کو نہ کھائے جو مدام — اُسکو پڑ جائے پشیمانی سے کام
جو کہ تن پرور ہے اور سستی کا گھر — کب وہ ہے انسان وہ ہے گاو خر

چار چیزون کی بے ثباتی اور اُنسے پرہیز کرنے کا بیان

چار چیزون مین نہین اصلا بقا — اسکو گوش دل سے سن اے خوش لقا
بے بقا ہو جور سلطان زمان — بعد اُسکے ہے عتاب دوستان
تیسرے ہے اے پسر مہر زنان — صحبت ناجنس چوتھی ہے عیان
جب رعیت پر کرے سلطان ستم — ملک مین وہ کم بقا ہو یک قلم

دوستون کا تحفہ گر ہووے عتاب ۔ کم بقا ہے وہ بشکلِ نقش آب
گرچہ عورت عاشق و شیدا رہے ۔ آبروئے شستگی اگر شکوا کرے
گرچہ نا جنسون مین بیٹھے آدمی ۔ خاک ہووے اسکی انکی ہمدمی
زاغ فارغ جونکہ بوئے گل سے ہے ۔ اسکو نفرت صحبتِ بلبل سے ہو
صحبتِ نا جنس بس جانکاہ ہے ۔ ہر کوئی اس حال سے آگاہ ہے
سامنے آئے کوئی نا جنس اگر ۔ بھاگ مثلِ باد اسکو چھوڑ کر

اِس امر کا بیان کہ چار چیزون سے چار چیزونکا کمال ہوتا ہی

چار شے کو چار شے سے ہو کمال ۔ یاد رکھ تجکو اگر ہووے خیال
ہو خرد سے تیری دانش کو کمال ۔ دین کو حاصل عمل سے ہو کمال
دین ترا پرہیز سے کامل رہے ۔ ہووے نعمت شکر سے حاصل تجھے
عقل سے دانش ہو کامل ہے یقین ۔ بے عمل دیندار ہو سکتا نہین
شکر سے نعمت کو ہوتا ہے کمال ۔ غافلون کے واسطے ہے گوشمال
ناسپاسی مین ہو نعمت کا زوال ۔ بہرہ شاکر ہے نعمت کا کمال
علم سے بے عقل کو حاصل نہین ۔ کر حذر اُس سے کہ جو عاقل نہین
بے خرد دانش ہے بیکار اے پسر ۔ علم ہے مرغ اور خرد ہے بال و پر
جو کہ عالم ہوکے ہووے بے عمل ۔ بدگمان ہے عقل مین اسکی خلل

اُن امرون کا بیان جنکا پھیرنا محال ہی

چار چیزین ہین کہ وہ جسدم گئین ۔ پھیر جو لائے کوئی ممکن نہین
اک سخن وہ جو زبان پر آگیا ۔ اور ناوک جو کمان سے ہو جدا
بات جو کہدی نہین پھرتی کبھی ۔ رد بھی کرسکتا قضا کو ہر کوئی
تیر جو پھینکا نہ آئے وہ کبھی ۔ ویسے ہی یہ عمر جو ضایع ہوئی

جو تامل بات میں کرتا نہیں | پھر ندامت سے اُسے چارا نہیں

قطعہ

جو سخن لب پر ترے آیا نہیں | اُسکو کہہ سکتا ہے تو پروا نہیں
لیک منہ سے بات جو نکلی کہیں | غیر ممکن ہے وہ پھر سکتی نہیں

عمر کو غنیمت جاننے کا بیان

عمر کو اپنی غنیمت جان تو | جا کے پھر آتی نہیں ہی مان تو
رد نہیں کر سکتا ہی کوئی قضا | راضی ہی ہونا قضا سے ہے بجا
عمر کو اپنی نگہ رکھ اے پسر | جائیگی تو پھر نہ آئیگی نظر
ہووے دنیا میں جسے فکر اماں | بند رکھے وہ سدا اپنی زباں

بیان خموشی و سخاوت

چار چیزوں سے ہو حاصل چار چیز | یاد رکھ ان باتوں کو تو اے عزیز
خامشی جس شخص کا یاں پیشہ ہو | ہو وہ ایمن کب اُسے اندیشہ ہو
خامشی سے ایمنی تجھکو ملے | جو کہ ہو خاموش وہ ایمن رہے
ہو سخی کو سروری اے نیکنام | شکر نعمت کو بڑھاتا ہے مدام
جو کہ یاں رکھتا ہے خاموشی کا پاس | ایمنی کا پہن لیتا ہے لباس
مانگتا ہے گر اماں اے نیکنام | کر تو خلق اللہ سے نیکی مدام
جسکو ہووے عادتِ جود و کرم | اُسکو خلق اللہ جانے محترم
نیک یا بد جو کوئی کرتا ہے کام | واسطے اُسکے سمجھ اے نیکنام
اے برادر بندۂ معبود ہو | صاحب لطف و سخا و جود ہو
کر سدا انجل بخیلاں سے حذر | تا جہنم میں نہ ہو تیرا گذر

جو چیزیں خرابی کی باعث ہیں انکا بیان

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز
سمجھے گا اس نکتہ کو اہلِ تمیز

چار باتین یہ ہون جسمین آشکار
اسکے لاحق ہوتی ہین باتین یہ چار

خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو
رہتا ہے تنہا وہ مستغنی ہو جو

جو نہین رکھتا خبر انجام سے
ہو پشیمان آخر اپنے کام سے

احتیاطِ کار کا ہو جسکو دھیان
خوش رہے دنیا مین وہ ای مہربان

رکھتا ہے بدخوئی سے جو شخص کام
دوست کرتے ہین گریز اُس سے تمام

چار چیزین جو آدمی کو توڑ ڈالتی ہین اُنکا بیان

چار شے سے آئے انسان شکست
اپنے گوش دل سے سن اے حق پرست

دُشمن بسیار و قرض بیشمار
جُرم بے حد اور اقارب کی قطار

ہووے گر سکین کوئی غرقِ وام
غصہ اُسکا خون پی جائے تمام

جسکے دشمن ہون بہت وہ ہو تباہ
دونون چشم صاف اُسکی ہون سیاہ

لڑکے بالے جسکے ہووین بیشمار
نالہ و زاری سے ہووے زیر بار

مذمت زنان و صبیان

چار چیزین ہین بُری اے نیک خو
یاد رکھ اُنکو اگر عاقل ہے تو

عورتون سے رکھنا امیدِ وفا
یاد رکھ اسکو کہ ہے ازبس بُرا

اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی
صحبتِ طفلان ہے اس سے بھی بُری

مکرِ دشمن سے ہے چوتھی ایمنی
کام کیا دشمن کو غیر دشمنی

بیان عطاہاے حق

چار چیزین ہین عطاے ذوالمنن
گوش جان و دل سے سن اے سیم تن

فرض خالق کو بجا لا اے پسر
بعد ازان مان باپ کو راضی تو کر

کر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جہاد	اور کر تا امید خلق نامراد

بیان سبب زیادتی حیات

بڑھتی ہے ان چار چیزون سے حیات	یہ نصیحت یاد رکھ اے نیکذات
سننا آواز خوش و مرغوب کا	اور جمال ماہرو کا دیکھنا
تیسرے ہے مال و جان کی ایمنی	جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی
جسکی حاصل ہو مراد دل تمام	عمر مین اُسکی ہو افزونی مدام

حیات کے گھٹ جانیکا بیان

عمر کو کر دیتی ہے کم پانچ چیز	یاد رکھ یہ بات اے طفل عزیز
خواہش دنیا کا ہے جی مین خیال	اور غریبی اور رنج اے خوش خصال
مرد پیر ڈالے گا جو اپنی نظر	عمر گھٹ جائیگی اُسکی بیشتر
پانچوین ہے خوف و ترس دشمنان	عمر کو ان باتون سے ہو پہنچے زیان
دشمنون کا خوف ہو جسکو مدام	اک طرح رہتا نہین ہے اُسکا کام
ڈر خدا سے اور نہ تو دشمن سے ڈر	تا رہے دشمن سے بے خوف و خطر

بیان باعث زوال سلطنت

بادشاہون کو بری ہے چار چیز	یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز
مملکت مین ہو اگر جور امیر	کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر
رنج ہو شہ کو جو خائن ہو وزیر	ہے برا زورون پہ گر آئین امیر
ملک بد گر ہو امیرون کا ستم	بادشہ کو ہووے بیشک رنج و غم
جب کہ غافل ہو وزیر بے خبر	بادشہ کا ملک ہو زیر و زبر
کاتب دیوان اگر بد راہ ہو	کیا عجب ہو رنج قلب شاہ کو

زور حاصل ہوا سیرون کو اگر — ملک مین ہوں فتنہ برپا سربسر
ہو جو حاصل حیثیت جو حاصل شاہ کو — پھر تو وہ [illegible] کرتا ہے
گر نہ ہووے عاقل و دانا وزیر — بادشہ کو اُس سے پہنچے [illegible]
گر نہ رکھے شہ سیاست پر نظر — ملک سارا ہووے ویران سربسر

آبرو گھٹنے کا بیان

خصلتین ہین پانچ ایسی کہ جن سے — آبرو پر اپنی گر رکھے نظر
کہہ نہ تو ہرگز سخنہائے دروغ — جھوٹ سے حاصل نہووےگا فروغ
اے پسر سودا [illegible] — آبرو جاویگی اور ہووےگا تنگ
جو نہین کرتا ہو مردم سے ادب — آبرو کھووے اگر وہ کیا عجب
ہو سبکسار و نہین بھی واقف تو — کیونکہ مٹ جاتی ہے اسمین آبرو
تو کبھی مت دار و دشمن کا نہو — آبرو اپنی حماقت سے نہ کھو
ہو اگر تجھ کو بھی خیال آبرو — چاہیے حاصل کرے خلق نکو
جوکہ آہنگ سبکساری کرے — خلق مین کیا آبرو اسکی رہے
چھوڑ سبھی باتین خلق سے ہرگز نہ کر — ہووے فکر آبرو تجھکو اگر
رہ خباثت سے ہمیشہ آپ دور — تاکہ حاصل ہو ترے چہرے کو نور
تجھکو گر ہو شوق نام نیک کا — تو کسیکو تو نہ کہہ ہرگز برا
تا نہووے دہر مین اندوہگین — خلق سے تجھکو حسد اچھا نہین

آبرو بڑھنے کا بیان

پانچ چیزون سے ہو زائد آبرو — اپنے گوش دل سے سن رکھ اسکو تو
اہل زر ہو کر سخاوت گر کرے — آبرو تیری زمانے مین بڑھے
بردباری اور وفاداری تو کر — آبرو بڑھتی ہے اس سے بیشتر
کام جو رکھے سخا و جود سے — دن بدن بس آبرو اسکی بڑھے
کام مین اپنے جو ہو مشغول تو — کیا عجب بڑھ جائے تیری آبرو

آبرو تیری سبھی وقت بڑھے — سب مغرور ملعون ہووے مخجل ہے
خلق و ادب پر جو کرتا ہے کرم — آبرو بڑھتی ہے اسکی دمبدم
ہو ہمیشہ مرد با وفا — تاکہ نفع کو تیرے حاصل ہو صفا
دشمنوں سے راز تیرا ہو نہان — دوستوں پر بھی ہو دیگر عیان
شرمساری سے اگر بچنا تجھے — صرف تو مال امانت کو نہ کر
دوسروں کے عیب کو تو ڈھانپ کر — تا نہاں ہو عیب تیرا سربسر
رکھ بہلے داغ سے تو ہرگز نہ کام — تا نہ ہو تجھکو پشیمانی مدام
تاکہ تو عالم میں ہووے سرفراز — ہاتھ اپنے کر نہ ہر جانب دراز
قدر کر انسان کی اے حق شناس — تا ہو تیری قدر کا اوروں کو پاس
جو کہ ہے بے قدر و بے عزت یہاں — اسکو تو مردہ سمجھ لے بیگمان
گر ہو تو طاعت کی نہ سمجھے دل میں جا — کیا تو نگر سیم و زر سے ہو بھلا
گر ہو حاصل تجھکو دشمن پر ظفر — رحم کر اور جرم اسکے عفو کر
گر خدا سے تو ہے بندہ باوقار — اسکی رحمت سے تو رہ امیدوار
ہو جہان میں با تواضع با ادب — صحبت پرہیزگاران کر طلب
خلق سے آزار ہے تو دور رہ — تا ہنرمندوں میں تو مشہور ہو
زہر حرص و بغض و کینہ ہو مدام — صبر و علم و حلم کا تریاق نام
صحبت تریاق ہے دانا سے دہر — اور ہے نادان قاتل مثل زہر
زہر سے تریاق دیتا ہے نجات — زہر سے حاصل نہیں ہوتی حیات
بر عمل سے نان کا دینا ہے خوب — دوستوں پر کھولنا در کا ہے خوب
تو اگر دانا ہے ور اہل ہنر — جان نادان آپکو تو اے پسر

بیان علامت نادان

مرد نادان میں ہیں ظاہر دو نشان — صحبت طفلان اکا و میل زنان

بیان صفت زندگانی

زندگی مین ناخوشی اے دل جو ہو
خوے بد سے ہووے حاصل مرد کو

اے پسر بدکار جو ہو بالیقین
اسکو مردہ جان وہ زندہ نہین

عیب تیرا جو کوئی تجھ سے کہے
وہ ضلالت سے تجھے باہر کرے

جو کہ ہو دنیا مین تیرا رہنما
اسکا احسان مند ہونا ہے بجا

ہین وہی اہل خرد اے حق شناس
ہوتا ہے خلق وحیا کا جنکو پاس

ہے یہ لازم راز دل ظاہر کرے
اک حکیم کامل اور اک یار سے

کام تیرا ہو درست اے نیکنام
رکھ نہ تو خودمطلبی سے اپنا کام

زن سے تو صحبت نہ رکھا کر مدام
راز دل اس سے چھپایا کر مدام

شرع مین جو بات ہووے ناپسند
اس سے تو پرہیز کر اے ہوشمند

حکم حق سے ہے جو کچھ تجھپر حرام
دور رہ اس سے کہ ہووے نیکنام

جبکہ دے اللہ تجکو سیم و زر
کر سخاوت اور بخیلی تو نہ کر

تازہ رو و خوش کلامی سے مدام
ہو سخی مشہور تو نزد عوام

موت کا تو غم نہ کر اے بوالہوس
وقت پر کیا کام آوے پیش و پس

غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ
کینے سے ہر وقت سینہ پاک رکھ

کر نہ تکیہ اپنے تو کردار پر
رکھ نظر تو رحمت غفار پر

نیک خلقی ہے نہایت خوب چیز
خلق خلق نیک کو رکھے عزیز

اپنے کو کم جان سب سے اے خلف
تھی یہی آرایش اہل سلف

قید شہوت مین جو کوئی شاد ہے
بندہ جان اسکو اگر آزاد ہے

گرچہ حاصل ہو کسی کا کس کو مال
یاد رکھ اس سے نہ کر ہرگز سوال

در پہ ناکس کے نہ جا تو اے پسر
دیکھ کر بھی تو نہ پوچھ اسکی خبر

کارسازی ابلہون کی تو نہ کر
کام دے اپنے ولیکن اپنے دم

دشمنون سے احتراز کرنے کا بیان

اے پسر دشمنون سے پرہیز کر
تا نہ پہونچے تجکو دنیا مین ضرر

جنگ جو دشمن سے کر پہلے حذر
یار نادان سے بھی تو پرہیز کر

اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ
یار نادان سے سدا مہجور رہ

بات انسان کو نہ کہہ سخت اے پسر
تا نہ پھر جائین وہ تجھسے سربسر

ہین وہی خوشخو وہی ہین اہل داد
جو کرین انصاف اور مانگین نہ داد

بات اچھی ہو تو بہتر بے نوا
اس سے بہتر ہے کہ پہنائین قبا

غصہ کا کھانا ہے سردارونکا کام
تلخ ہے لیکن ہے شیرین تر مدام

ہو نہ مردم سے موافق جو یہان
تلخ اُسکی زندگی ہے بیگمان

بے حیا اور گستاخ جو ہووے پسر
کیا تعجب ہے کہ وہ ہو بدگہر

مانگتا ہے گر ملامت سے امان
تو ہو مردم ہمنشین زیرکان

جن چیزون سے خرابی آئے انکا بیان

خصلتین ہین آٹھ خواری کی سبب
یاد رکھ انکو بیان کرتا ہون اب

ایک تو مثل مگس اے مہربان
بے طلب ہونا کسی کا میہمان

بے طلب دعوت مین گر جائے کوئی
تو نہ اسکو دہیان مین لائے کوئی

اور وہ جو جاکے گھر مین غیر کے
بے سبب بے وجہ سرداری کرے

کام کرنا قول پر دو شخص کے
جو ہمیشہ جنگ مین ہون جہل سے

جو کہ بالا دست بیٹھے صدر کے
کیا عجب ذلت اگر ہووے اُسے

جو نہین سنتا ہو تیری بات کو
سو زبانین بھی ہون تو خاموش ہو

اپنی حاجت کہہ نہ دشمن سے کبھی
اس سے خواری بھی ہے دنیا مین کوئی

کر کمینون سے نہ تو ہرگز سوال
تا کہ خواری سے نہو تجکو ملال

کودک و زن سے نہ کھیلا کر سدا
تا نہووے خوار و زار و مبتلا

بیان باعث زندگانی خوش

چیز وہ جو دہر میں مرغوب ہے / ایک تو یار اور طعام خوب ہے
خوب ہے جو یار موافق اے جوان / اور وہ تحفہ وہ جو ہے مہربان
بات جو تو راست کہتا ہے کہیں / خوب تر عالم سے ہے کچھ شک نہیں
جسکی قیمت ہووے عالم سے سوا / عقل کامل نام ہے اُس چیز کا
دشمن حق کو عدو جان اے خلف / کیونکہ ہے سبکی رجوع اُسکی طرف
عیب کے اظہار میں کیا تجھکو سود / کب نظر آیا ہے تجھ بے عیب وجود
مانگ مطلب اپنے حق سے اے پسر / ہاتھ میں کب خلق کے ہے خیر و شر
کس سے بندے کی مدد ہو غیر رب / غیر حق سے تو نہ کر یاری طلب
خوف خالق جسکے دل میں گھر کرے / بیگمان خلق جہان اُس سے ڈرے
کر بری باتون سے بند اپنی زبان / تا کہ تو ابلیس سے پائے امان

جن چیزون پر اعتماد نہین اُنکا بیان

پانچ شخصون مین نہین ہے پانچ چیز / یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز
معتمد ہوتا نہین ہے جب ملوک / سمجھین گے اِس بات کو اہل سلوک
با مروت سفلہ کب ہووے کوئی / ہووے بدخو کو نہ ہرگز سروری
جسکے سینے مین حسد ہو اے پسر / رحمت حق کب ہو اُسکی جان پر
جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ / کب وفاداری مین ہو اُسکو فروغ

بیان نصیحت و خیر اندیشی

عادت اِن باتون سے جو رکھے کوئی / صاحب بخت و سعادت ہو وہی
عیب انسان کا اگر ہووے عیان / بند کر لیوے ملامت سے زبان
زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب / راہ پر لا اُسکو تا پاوے ثواب
دور رکھ زحمت کو اپنی خلق سے / بوجھ اپنا رکھ نہ سر پر غیر کے

بیان تسلیم

رستگاری کا جو تجھکو شوق ہو — منھ نہ اُن باتون سے پھیرا ہی نیکجو
دیکھنا حکم قضا کو چاہیے — ڈھونڈھنا دل سے رضا کو چاہیے
اور نہ کرنا غیر پر جور و جفا — ہین یہ باتین جسمین ہے اہل صفا
جسکو ہووے دانش و عقل و تمیز — غیر راہ حق پہ کب دے کوئی چیز
ایسا صدقہ ساتھ ہے جسکے ریا — ہو نہین سکتا ہے مقبول خدا
گر عمل خالص نہ ہووے مثل زر — کھوٹے پر صراف کی کیا ہو نظر
تاکہ تو دنیا مین دولتمند ہو — دور رکھ حرص و ہوا سے نفس کو

بیان کرامت حق

ہے کرامتہائے حق یہ چار چیز — یاد رکھ یہ بات لے اہل تمیز
ایک تو صدق زبان وقت کلام — دوسرے حفظ امانت ہے مدام
پھر سخاوت کو سمجھ فضل الٰہ — غور کر اس مین جو رکھتا ہے نگاہ
تو نہ ہو ہرگز محب سود خوار — کیونکہ ہے وہ دشمن پروردگار
جسکو دین اللہ نے چیزین یہ چار — ہے وہ بیشک مومن و پرہیزگار
جسنے ظاہر راز کو تیرے کیا — پر حذر رہنا ہی بس اس سے بجا
جو کہ ہووے مانع عشر و زکات — یا ادا غفلت سے کرتا ہو صلوات
ایسے شخصون سے مناسب ہے حذر — تا نہ پہونچے نار دوزخ سے ضرر

غصہ کھانے کا بیان

عمر کی لذت کی گر خواہش ہے — کر حذر ہر وقت خشم و قہر سے
خلق کی خو ناموافق ہو اگر — اپنی خو کو تو موافق اُسکے کر
تکیہ دولت پر نہ کر اے نیکذات — یاد رکھ یہ ناصح مشفق کی بات
جب نہین ممکن قضا سے بھاگنا — راضی ہے ہونا قضا سے ہی بجا
گر ہوئی حاصل نہ تجھکو کوئی چیز — اس مین بھی خرسند ہو تو اے عزیز

ہو موافق دوستوں سے تو مدام / تاکہ حاصل ہوں تری مطلب تمام

بیان جہان فانی

دیر فانی میں وہی ہے معتبر / ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر

ہے فنا ہے یہ جہان اے نیکنام / جور سے ہے مہر سے کیا اسکو کام

جسنے غم میں کی ہو غمخواری تری / کر شریک اپنا اُسے شادی میں بھی

روز نعمت میں ہو تو جسکا شریک / روز محنت میں وہ ہو تیرا شریک

جب عطا دولت کرے تجکو خدا / دوستوں سے بھی مدارا ہے بجا

جو کہ غم میں تیرے یار غم رہا / ہووے شادی میں بھی وہ ہمدم ترا

بیان معرفت اللہ

گر تو حاصل معرفت کو اے پسر / تاکہ پاوے اپنے خالق کی خبر

جو کہ خالق کا ہو عارف باصفا / وہ فنا میں دیکھ لے اپنی بقا

جو نہیں عارف نہیں زندہ کبھی / قربت حق اسکو حاصل کب ہوئی

معرفت جس شخص کو حاصل نہو / کس طرح حاصل کرے مقصود کو

نفس کو اپنے جو پہچانے دلا / حق تعالے کو تو جانے باعطا

ہے وہی عارف جو ہووے حق شناس / ہو نہ ہو عارف وہ ہووے ناسپاس

سینے میں عارف کے ہو مہر و وفا / کام عارف کے ہوں سارے باصفا

معرفت جس شخص کو بخشے خدا / غیر حق کے ہو نہ اُسکے دل میں جا

ہووے کیا عارف کو دنیا کا خیال / اُسکو اپنا بھی نہیں ہوتا خیال

ذات حق میں ہوتا ہے عارف فنا / گر نہ ہو فانی تو عارف کب ہوا

رکھتا ہے عارف سدا مولی سے کام / اُسکو کیا دنیا سے کیا عقبی سے کام

ہمت عارف بقا باللہ ہے / کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہے

بیان مذمت دنیا

دیکھیے دنیا کی اب کس سے مثال / ہے یہ دنیا صورت خواب و خیال

بس گھڑی بیدار ہو تو خواب سے
چیز کوئی بھی نہ حاصل ہو تجھے

لیک تری وہ شخص جو ناگہ ہوا
تجھ ندا ساتھ اسکے جہان ہو گیا

[illegible] زن سے جہان بے وفا
اپنے شوہر کو لبھاتی ہے سدا

در و لوا آغوش میں جاتی ہو جا
مکر سے [illegible] ہے دل اسکا بھرا

خواب میں شوہر کو وہ پاتی ہو جب
کام کرتی ہے تمام اسکا وہ تب

[illegible]
ایسی اسکا رہ [illegible]

بیان ورع

عمر کر پرہیزگاری میں بسر
چاہتا ہے گر کہ ہووے معتبر

شہر دین آباد کرتا ہی ورع
لیک کرتی ہے اسے ویران طمع

جسکو ہو پرہیزگاری کا خیال
اسکو ہو غیر خدا کا کیا خیال

ہو ورع سے اہل عالم رستگار
ہووے رسوا گر نہیں پرہیزگار

ہو ورع سے جو کوئی آراستا
کرتا ہے ہر کام وہ بہر خدا

جسکو حق کی دوستی کی ہو طمع
شیخ کیا کاذب ہے گر ہو بے ورع

بیان تقوی

جانتا ہے دین میں تقوی ہے کیا
ترک شبہات و حرام ای خوش لقا

جو کہ زائد ہوا گر ہووے حلال
جانیں گے اہل ورع اسکو وبال

جب ورع ہو اور ہو علم و عمل
کب ترے اخلاص کو پہونچے خلل

ناگہاں سرزد جو ہووے تجھ سے گناہ
توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ

جب گناہ نقد سرزد ہو گیا
توبہ نسیہ سے ہووے نفع کیا

کاہلی بھی ہے انابت میں خطا
اور امید زندگی بے وفا

بیان فوائد خدمت

گر سدا خدمت تو لے عالی نژاد
تا ہو تیرے زیر ران اسپ مراد

جو کوئی یان خدمتِ مردان کرے	اُسکی خدمت گنبدِ گردان کرے
جو کہ خدمت کے لیے باندھے کمر	ہووے آفاتِ جہان سے بے خطر
صاف سمجھو کہ جو کوئی خدمت کرے	حق اُسے دولت دے اور حرمت کرے
ہونگے واخدام ہر جنت کے باب	حشر کے دن بے عذاب و بے حجاب
حشر مین خادم ہون اخوان کے شفیع	ہووے جنت مین مقام اُنکا رفیع
ہووے خادم عاصی و مفلس اگر	عابدِ ممسک سے ہے وہ خوبتر
دیتا ہے خادم کو حق مستعان	اجر و مزد صائمان و قائمان
بہر خدمت جو کوئی باندھے کمر	پاوے نخلِ معرفت سے وہ ثمر
جو کہ خادم ہو وہ پاتا ہے جنان	اُسکو حاصل ہو ثوابِ غازیان

بیان صدقہ

تا امان دے تجھکو قہرِ کردگار	صدقہ دے ہر دم نہان و آشکار
صدقہ دے ہر بامداد و ہر پگاہ	تا کہ دے خالق بلاؤن سے پناہ
خیر کی جس شخص کو عادت رہے	بیشک و بے شبہہ عمر اُسکی بڑھے
خلق پر نیکی کرے جو بے گمان	خلق مین ہے بہترین مردمان
خلق کو جس سے ضرر پہونچا ذرا	خلق مین اُس سے نہین انسان برا
جو نہین دیندار کب ہو رستگار	عقل اُسکو کب ہے جو ہے نابکار
گر ہے مومن فکر تو کر ورع کی	کفر ہے قہرِ خدا سے ایمنی
بے ورع کب صاحبِ ایمان ہوا	بے حیا کب صاحبِ احسان ہوا
جو ہے بے توفیق کیا توبہ کرے	گر نہین تحقیق کیونکر حق لے

بیان تعظیم مہمان

خاطرِ مہمان کو تو کر اختیار	میہمانی ہے عطائے کردگار
اپنی روزی آپ لائے میہمان	اور لے جائے گناہِ میزبان

جو کوئی رزاق کے دشمن سے ہو — اور اُسکے مہمان مسکین ہی ہو
اے برادر رکھ تو مہمان کو عزیز — چشم حق مین تاکہ تو بھی ہو عزیز
جو کوئی مہمان کی خاطر کرے — واسطے اُسکے درِ جنت کھلے
آمد مہمان سے جو ہووے ملول — اُس سے آزردہ ہوا اللہ و رسول
جو کوئی یان خدمت مہمان کرے — آپ کو شائستۂ یزدان کرے
دیکھے جو مہمان کو چشم مہر سے — بہرہ پاوے لطف سے اللہ کے
تو تکلف دور کر اے میزبان — تاکہ مہمانی نہ ہو تجکو گران
اے پسر مہمان کی اعزاز کر — در کو تو کھلا رہے بھی باز کر
میہمانی ہے عطاہائے کریم — جو بچھڑے اُس سے وہ ہو جائے لئیم
تو گرہ مین زر نہ رکھ عارف جو ہو — بند مہمان پر نہ کر دروازے کو
دوسرے کا تو نہ ہو مہمان کبھی — میہمان سے تو نہ ہو پنہان کبھی
لطف مہمان پر کرے جو صبح و شام — دہر مین بیشک وہ ہووے نیکنام
جو کوئی مہمان تیرے گھر مین ہو — تجکو لازم ہے کہ تو دے کھانے کو
اے پسر زائد ہو یا کہ ہووے کم — چاہیے درویش پر کرنا کرم
گرسنون کو نان دے بہر خدا — تا بہشت عدن مین ہو تیری جا
برہنہ کو کپڑے تو دیوے اگر — رحمت حق ہووے تیری جان پر
کپڑے پہنائے اگر تو عور کو — رنج ترا کونین مین پُر نور ہو
کام تجھ سے نکلے گر محتاج کا — سر ترا شائستہ ہووے تاج کا
تخت و دولت جسکے ہو جاتی ہین یار — کرتا ہے نیکی نہان و آشکار
کھا نہ ہرگز اے پسر نان بخیل — ہے بُری مہمانی خوان بخیل
نان ممسک ہووے باعث رنج کی — ہوتی ہے وجہ صفا نان سخی
کب ہوئی نیکی خسیسون سے بھلا — سقف ویران کو ستونے کام کیا
خیمہ کو اپنی طرف نسبت نکر — نیک کر تو دیکھ کر بد سے خدر

بیان علامت احمق

تین احمق کے نشان ہین لا کلام — یاد خالق سے رہے غافل مدام
ہووے زائد گوئی عادت مین سدا — کاہلی ہووے عبادت مین سدا
اے پسر تو احمق و جاہل نہو — یاد خالق سے کبھی غافل نہو
یاد حق مین جو کوئی غفلت کرے — احمقی سے راہ باطل مین رہے
کر نہ نافرمانی حکم خدا — تا عذابون سے ہو محشر مین رہا
تابع شیطان نہو تو اے پسر — اور احمق کو نصیحت تو نہ کر
حکم یزدان مین نہ ہرگز مار دم — آپ کو ہر ایک سے تو جان کم
اے پسر نامحرمون سے کر حذر — کر نہ تو مائل بیتیان پر نظر
راز کو کہنا نہ ہمدم سے کبھی — کیسا ہمدم کہ نہ اپنے دل سے بھی
تا کہ ہو آزاد و مقبول اے عزیز — بے طمع ہو دہر مین گر ہے تمیز

بیان علامت فاسق

خصلتین ہین تین فاسق مین عیان — دل مین اسکے شر بھرا ہو بگمان
خلق کے آزار پر رکھے نظر — اور قدم رکھے نہ راہ راست پر

بیان علامت شقی

تین باتین ہون شقی مین لا کلام — احمقی سے وہ سدا کہائے حرام
بے طہارت ہو نہ ہووے صبح خیز — ہووے اہل علم سے اسکو گریز
کر نہ ہرگز دوری اہل علوم — دور تجھ سے تا رہے نار سموم
اہل عالم کی نہ کر ہرگز بدی — عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی
پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر — اور عذاب گور سے اندیشہ کر

بیان علامت بخیل

تین ہین ظاہر بخیلون کو نشان	یاد رکھنا تجھسے کرتا ہون بیان
سائلون سے ہو وہ سدا ترسان رہے	بھوک کی شدت سے بھی لرزان رہے
رہ مین ملجائین جو خویش و آشنا	جب ملے ٹالدے اُنسے کہکر مرحبا
کس کو اُسکے مال سے ہو فایدہ	اُس سے جو حاصل ہووے کس کو فایدہ

بیان قساوت قلب

تین ہین پیدا نشان سخت دل	جس سے ہووے سنگ و آہن بھی خجل
ایک تو کرنا ضعیفون پر جفا	اور قناعت کا نہ کرنا دوسرا
پند و وعظ اُسپر نہین کرتے اثر	اُسکے دل پر کچھ نہ ہووے کارگر
جان سے مرتے ہین یہ اہل جہان	کب ہو کوئی ہمنشین مُردگان

حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سے جو ہو خوبرو	زشت رویون سے نہ ہرگز مانگ تو
کام مومن کو اگر تجھسے پڑے	سعی کر اُس مین جو تجھسے ہو سکے
حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے	تجکو کچھ حاصل نہو دربان سے
تو وفات دشمنان سے خوش نہو	کان سے بھی سن نہ ایسے ذکر کو

بیان کارہای نیک

کر قناعت اپنا پیشہ اے عزیز	فقر سے کوئی نہین گر تلخ چیز
صبح کو اُٹھکر تو استغفار کر	اپنی فرصت پر ہمیشہ رکھ نظر
ہمدمون کی اپنے تو غیبت نہ کر	غیر شیطان پر کبھی لعنت نہ کر
روز جب پیدا ہوا آثار سحر	توبہ کر اپنے گنہ سے اے پسر
جسکے دل مین ہو نہ خوف حق ذرا	اُسکو ہر شئے سے ڈراتا ہے خدا

ورنہ کر ہرگز غریبوں کا سوال
تاکہ سن لیوے خدا تیرا سوال

حاجت کا ہی جو تیرے پاس مال
چھوٹ جاوے گر تو ہو رنج و ملال

حاجتی کی چیز دے دے اے پسر
ساتھ اپنے کون لیجاتا ہے زر

دہر سے اسکے سوا حاصل نہین
کپڑے دس گز اور اک دو گز زمین

راہ حق مین جو دیا وہ ہے ترا
سب بلا ہے جان جو تجھ سے رہگیا

تھوڑے مین خالق سے جو راضی رہا
اسکی حاجت کو خدا بر لائیگا

پل کی صورت ہے جہان بیوفا
جلد ہی اس سے گذرنا ہے بھلا

جو کہ کرتا ہے سر پل پہ مقام
ہے وہ دیوانہ نہین اسمین کلام

مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنا
مال و زر مومن کو ہے رنج و عنا

فقر و درویشی ہے مومن کو شفا
اسمین حاصل ہووے مومن کو صفا

فی الحقیقت ہین عدو اولاد و زر
ظاہرا ہین نور آنکھونکے اگر

انما اولادکم کو یاد کر
تجھسے چھٹ جاینگے یہ سب مال و زر

بود دنیا سے نہین ہرگز جنکو سود
انکو کیا اندیشۂ نابود و بود

صدق سے جو دل کو صاف اپنا رکھے
کافی ہے اک خرقہ اک لقمہ اُسے

جو کہ ہین بند زیادت مین مدام
وہ نہین اہل سعادت لاکلام

جان دیتے ہین جو مرد خدا
آسمان پر مارتے ہین پشت پا

رکھتا ہے جو کچھ رہ حق مین وہ دے
تاکہ جو کچھ چاہیے تجھکو ملے

بیان نتیجہ سخاوت

تو سخاوت مین اگر کوشش کرے
بعد مدت تجھکو آسایش ملے

تو ہو مشغول سخاوت ہر گھڑی
دوزخی ہوتا نہین مرد سخی

ہو سخی کے چہرہ مین نور و صفا
ہو وہ جنت مین قرین مصطفیٰ

حق نے لکھا ہے در فردوس پر
اسخیا کی یہ جگہ ہے سربسر

ہو جہنم سے سخی کو کام کیا
قعر دوزخ مین بخیلان کی ہے جا

کار اہل بخل سب تلبیس ہیں	وہ سقر میں ہمدم ابلیس ہیں
ہو نہ ممسک کا گذر سوے بہشت	بلکہ اُسکو دیکھنی کب ہووی بہشت
گوش دل سے سُن سقر جسکا ہے نام	اہل کبر و بخل کا ہووی مقام
تو سخاوت میں سدا مشہور ہو	بخل سے اور کبر سے تو دور ہو
ہو سخی اور تو تواضع پیشہ کر	تاکہ ہووے دل ترا آباد تر

بیان کارہاے شیطانی

خصلتیں ہیں چار شیطانی یہاں	جو کہ رحمانی ہو اُسپر ہو عیاں
ایک سو آجاے زائد چھینک اگر	فعل شیطانی ہے بیشک اے پسر
خون منی عشوہ شیطان سے ہے	کیونکہ شیطان دشمن انسان سے ہے
قے ہے اور انگڑائی ہے شیطانکا کام	بے خطر اُس سے نہ رہنا تو مدام

بیان علامات منافق

جو منافق ہیں تو اُنسے دور رہ	کیونکہ ہے اُنکی جہنم میں جگہ
تین ہوتی ہیں منافق کے نشان	جو کہ مقہوری کی باعث ہیں یہاں
جو کہ ہو پیمان شکن وعدہ خلاف	ہووی جسکے قول میں لاف و گزاف
مومنوں کی وہ اطاعت کم کرے	اور امانت میں خیانت وہ کرے
کب منافق سے ہوا وعدہ وفا	کب ہے اُسکے چہرے میں نور و صفا
جو منافق ہو نہ ہووی وہ امین	یارب اُس سے پاک ہووی یہ زمین
تو منافق سے سدا پرہیز کر	تیغ اُس کے قتل پر تو تیز کر
گر منافق کے کوئی ہمراہ ہو	کیا عجب جا اُسکی قعر چاہ ہو

بیان علامت متقی

تین ظاہر ہین نشان متقی — کب شقی ہی اُسکو ہی نسبت کوئی
اے پسر تو یار ریار بد نہو — تاکہ تو مشغول کار بد نہو
جھوٹی باتین متقی کرتا نہین — راہ باطل مین قدم دھرتا نہین
وہ حلال و پاک سی رکھتا ہی کام — کب وہ ہووی قیدی دام حرام

بیان علامت اہل جنت

خصلتین تین ہون جسمین عیان — اوسکو حاصل ہووی جنت بیگمان
شکر نعمت کر بلا مین صبر کر — تاکہ روشن ہو ترا دل اے پسر
جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ — نار دوزخ سے اُسے حق دی پناہ
جو کوئی اللہ سے اپنے ڈرے — اور گناہون سے سدا توبہ کرے
دمبدم جو کوئی کرتا ہو گناہ — نار دوزخ سے نہ پائیگا پناہ
ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر — مفسدون سی اور بدون سی کر حذر
خیر اپنے ہاتھہ سے کر اے پسر — خیر کو تو وقف کر درویش پر
تو جو خود دے اک درم ہی فائدہ — بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا
دے دیا ہو تونے جو کچھہ پھر لے — گو کہ تو ہو جاے عاجز بھوک سے
یہ وہ صورت ہی کہ کوئی قی کرے — پھر کرے قصد اُسکے کہانیکے لیے
چیز کوئی گر پسر کو دے پدر — بیگمان نازان و خندان ہو پسر
مال و زر سے خوش نہو تو اک ذرا — پھیر کر تو پھر نہ لے جو دے دیا

اُن چیزون کا بیان جنسے دنیا مین خوش ہونا نہین چاہیے

شادی دنیا نہین ہی غم سے کم — فائدہ اوسکا نہین ماتم سے کم
نہی لا تفرح مین کچھہ تو غور کر — جاے شادی کب ہی دنیا اے پسر
دوست کب حق شادمانی کو رکھے — بات یہ مین نے سُنی اُستاد سے
محنت و غم کا تو خوگر ہو مدام — سہے دکھ جو پھیر دل اے نیکنام

گر خوشی ہو فضل حق سے ہے بجا
ورنہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا

ہی خورش بندون کی یہ رنج والم
جو فرح ڈھونڈھے ہو اسکا یار غم

فکر اپنی سب کو ہووے اے پسر
کس لیے پیدا ہوا ہے فکر کر

نیست سے تجکو کیا خالق نے ہست
تاکہ تو عالم مین ہووے حق پرست

عمر بھر تو بندۂ معبود رہ
باسخا و باحیا و جود رہ

نصیحت نتیجہ دین و دنیوی کا بیان

صبح کو ہرگز نہ سو تو اے پسر
نفس کو تو کر نہ بدخواب اے پسر

سو نہ ہرگز اے پسر تو وقت شام
کیونکہ ہے اسوقت کا سونا حرام

دھیان کر قول حکیمان پر ذرا
دھوپ اور سایہ مین سونا ہی برا

اے پسر تنہا نہ کر ہرگز سفر
کیونکہ اس مین تجکو ہو خوف و خطر

ہاتھ کو ہرگز نہ اپنے منہ پہ مار
عالمون سے بات یہ ہی یادگار

دیکھ تو شب کو نہ ہرگز آئینا
دن کو گر دیکھے نہین اسمین خطا

گھر اکیلا ہو جو اور تاریک ہو
چاہیے ہمدم کوئی نزدیک ہو

ہاتھ ٹھوڑی پہ نہ مار اگر سدا
صاحب علم اسکو کہتے ہین برا

چار پایون کی اگر دیکھے قطار
درمیان اسکے نہ جا تو زینہار

کر سدا درگاہ خالق مین دعا
تا بڑھائے آبرو تیری خدا

تاکہ پائے عمر عالم مین سوا
بے ریائی سے تو نیکی کر سدا

تا نہ روزی تیری کم ہو اے پسر
کر ہمیشہ تو گناہون سے حذر

جو کہ باندھے فسق و عصیان کمر
رزق اسکی ہووے نقصان و ضرر

رزق کم کر دیوے گفتار دروغ
بات مین کذاب کو کب ہو فروغ

خواب زائد ہووے فاقہ کا سبب
نیند کم کر تو بیداری طلب

آپ کو جو خواب مین عریان کرے
وہ تو اپنے رزق کا نقصان کرے

بول جو تو مان کے ہووے فقیر / اور ہووے ناتوان و زار و پیر
ہے جنابت میں برا کھانا طعام / کام کیجے یہ پسند خاص و عام
نان پارے پاؤں کے نیچے نہ ڈال / حق سے نعمت کا جو لڑتا ہے سوال
گھر کو جو جھاڑو دے شب کو اے پسر / خاک روبہ بھی نہ گھر میں تو پسر
باپ ماں کو گر پکارے لیکے نام / نعمت حق تجھ پہ ہو جاوے حرام
کر نہ تو ہر چوب سے ہرگز خلال / تا نہ پڑ جاوے کہیں تجھ پر وبال
پاک ہاتھوں کو نہ کر تو خاک سے / ڈھونڈھ پانی ہاتھ دھونے کے لیے
بیٹھ جو کھٹ پر نہ ہرگز دھیان کر / رزق گھٹ جاتا ہے اس میں اے پسر
پہلو سے دے پر کبھی تکیہ نہ کر / اے پسر کر ایسی خصلت سے حذر
جسم پر اپنے کبھی کپڑا نہ سی / سیکھ ادب تو تا کہ ہووے آدمی
پونچھ دامن سے نہ اپنا منھ کبھی / رزق گھٹ جائیگا تیرا اس سے بھی
سیر کو بازار کی جایا نہ کر / جب نہ آوے فائدہ اس سیر سے
منھ سے اپنے گل نہ کر ہرگز چراغ / تا دھوان سے پر نہ ہو تیرا دماغ
اپنی داڑھی کو کسی دن ای پسر / غیر کے شانہ سے تو کنگھا نہ کر
نان پارے لے فقیروں سے نہ مول / فقر پاوے تو فقیروں سے نہ مول
دور کر مسکن سے تار عنکبوت / کیونکہ وہ ہے باعث نقصان قوت
خرچ کر انداز سے لے بے غم / اپنے ریشم خشک کو تازہ نہ کر
دست رس گر ہو تو پھر تنگی نہ کر / تا نہ فرق ہو تیری جان پر

بیان فائدہ صبر

صابروں میں تا کہ ہو تیرا شمار / سختیوں میں شکر کر ہو ان [illegible]
تو اگر ہو آفتوں میں ترش رو / آپ کو پھر صابر [illegible]
تو بلاؤں میں اگر صابر نہیں / پیش اہل صدق [illegible]
صبر کر ہرگز شکایت تو نہ کر / تو نہ ہو شاکی خدا کا اے پسر

فخر درویشی نہیں ہے گر ترا — تجکو اہل فقر سے ہو ربط کیا

گر کرے تو کام حسب حکم رب — ہووی حرمت تیری خدمت کی سبب

بندہ خدمت سے اگر عقبیٰ کو پاے — لیک حرمت کی سبب مولا کو پاے

خدمتی حرمت تو ہو آرام دل — ہووی مقبل پند مت دن واثبت گل

گر ہوون افعال تیرے برخلاف — صبر ایسے تجھے زیبا ہے لاف

تجکو گر ہووے خوشی کا انتظار — آندو تن میں صبر کو کر اختیار

بیان تجرید و تفرید

جسکو حاصل ہو صفا تجرید سے — ہوتا ہے شامل وہ اہل دید سے

ترک دعوا کا ہے تجرید اے پسر — ہے یہی معنی تفرید اے پسر

ترک شہوت اصل ہے تجرید کی — قطع شہوت بلکہ ہے یکبارگی

ایکبارگی دے جو شہوت کو طلاق — کیا عجب تفرید میں ہو جائے طاق

یاد کر ہرگز نہ غیر اللہ کو — تجکو تا تجرید کی امید ہو

اعتماد اللہ پہ جب ہو بیگمان — ہووے مطلق اس گھڑی تفرید جان

بہر عقبیٰ پشت پا دنیا پہ مار — اور لباس فاخرہ تن سے اتار

ہو سعادت سے جو حاصل یہ مقام — صاحب تجرید ہووے لاکلام

ہاتھ جب دنیا سے دھووے بہر حق — تب ملے تفرید سے تجکو سبق

ہو مجرد تو اگر تو مرد ہو — تا نہ ہر در پہ جا تو گرد ہو

محو کبر و عجب و خودرائی نہو — قدر اپنی جان ہرجائی نہو

کورۂ انگشت سے رکھے جو کام — وہ دھوان سے ہو سیہ رو لاکلام

اور جو عطار کے بیٹھے قریب — تر دماغ اسکا ہو اور جاگے نصیب

ہمدمی صالح کی کر منظور تو — رند اور قلاش سے رہ دور تو

کر نہ ہرگز اے پسر ظالم سے میل — یاد رکھ ورنہ بگڑ جائیگا کھیل

ہے یہ لازم ظالمون سے کر گریز — تا جلا دیوے نہ تجکو نار تیز

صحبتِ ظالم برنگِ نار ہے ۔ کیونکہ وہ سرکش تند خلق آزار ہے
صحبت صالح سے تو دیندار ہو ۔ صحبتِ فاسق سے تو بدکار ہو
جو کوئی ہو صالح و عابد کا یار ۔ وہ حریم خاص حق مین باریاب
رہ نہ ہرگز دور راہِ شرع سے ۔ عمل حاصل ہو وے تجکو فرع سے
گر شریعت سے رکھے باہر قدم ۔ تو ضلالت مین پھنسے بے کیف و کم
رہبر و راہِ ضلالت جو ہوا ۔ جہل سے محوِ بطالت جو ہوا
حق طلب کر کار بد سے دور ہو ۔ اور سخاوت مین سدا مشہور ہو
جو نہین چلتا ہے راہِ راست پر ۔ حشر مین اوسکی جگہ ہو گی سقر
راہ شیطان مین نرکھ تو گام کو ۔ تاکہ عالم مین نہ تو بدنام ہو
سالکِ راہ حقیقت کو مدام ۔ قہر سے مالک کے ڈر ہی صبح و شام
برخلافِ نفس کر کام ای پسر ۔ تا جہنم مین نہو تیرا گذر

بیان بخششِ الٰہی

چار چیزین ہین کرامتہای حق ۔ جس مین ہو وین مجتمع وہ یارِ حق
ایک تو وہ ہو کہ ہو وے راست گو ۔ اور سخی ہوا و تازہ رو بھی ہو
اور وہ رکھے امانت کا خیال ۔ اور نہ ہو اُسکو خیانت کا خیال
حق عطا جسکو کرے چیزین چار یہ ۔ پس وہی ہے مومن و پرہیزگار

جو شخص دوستی کے قابل نہین اُسکا بیان

یار بد ہو وے زبان کار ای پسر ۔ دوستی کی تو طمع اُس سے نکر
جو کہ ظاہر کرتا ہے تیری بدی ۔ یار تو او سکو نہ جان اپنا کبھی
دوستی تو بادہ خوارون سے نکر ۔ کر ہمیشہ ایسے شخصون سے حذر
اور وہ منعم نہ دیوے جو زکات ۔ اُس سے کر پرہیز سن لے میری بات

سود جو مانگے تو اس سے کر حذر — پانوں پر پیٹے سکھے وہ فرق اگر
اے پسر کر سود خواروں سے حذر — اونکا دشمن ہے خدائے دادگر
جو کوئی انسان سے لیوے ربا — شان میں اوس کی نہ کہہ تو مرحبا

بیان غمخواری مردم

کر تو غمخواری ہمارا اے پسر — کیونکہ یہ ہے سنت خیر البشر
ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر — مجلسوں میں خدمت اصحاب کر
کر یتیموں کی بھی غمخواری سدا — تا تری عزت کرے خالق ترا
جب کہ روتا ہے یتیم اے مہربان — عرش کو ہوتا ہے لرزہ ناگہان
جو یتیموں کو رولاتا ہے یہان — مالک اسکو پھونکیگا دوزخ میں وان
جو ہنساتا ہے یتیم خستہ کو — اسکا مسکن عدن میں [illegible]
راز تیرا جو کوئی ظاہر کرے — تجھکو لازم ہے کہ دور اس سے بچے
رکھ جوانی میں تو پیروں کو عزیز — تو بھی چشم خلق میں تا ہو عزیز
کر ضعیفوں سے مدارا تو مدام — اس جہان میں اولیا کا ہے یہ کام
تو اگر ہو سیر تو روٹی نہ کھا — تا نہووے تن میں مردہ دل ترا
جاسے کم بخت کو راحت ہوگیا — کاذب بد بخت میں ہو کب وفا
جان دشمن تو منافق کو سدا — تو ہو دشمن اوسکا اُسکے فعل کا
رہ ہمیشہ طالب قوت حلال — صاف تیرا دین ہو تا مثل زلال
جو کہ ہووے طالب قوت حرام — تن میں اسکے مردہ ہو دل لا کلام

بیان صلۂ رحم

بے خبر خویش و اقارب کی سدا — عمر تیری اس سے ہو جاے گی سوا
بد ہیں تیرے اقربا گر بیگمان — چیز قطع رحم سے بدتر کہان
اپنے خویشوں سے جو بیگانہ رہا — ہو بدی میں نام افسانہ ترا

بیان فطرت

کیا ہے مرد کے کچھ بھی ہے تجکو خبر
خوف حق سے دل میں ڈرتا ہے پسر

جو کرے قتل گُسنہ توبہ سدا
اُسکی طاعت معصیت سے ہو جُدا

نیکی مردوں کا کرے جو کوئی کام
اور ضعیفوں پر کرے احسان مدام

اور جو کوئی کہ ہو مرد خدا
وہ سخی ہو تنگدستی میں سدا

صحبت مردان میں رہ تو اے پسر
تا تجھے فضل خدا آئے نظر

جسمیں مردان خدا کا ہو نشان
عیب دشمن کب کہے اسکی زبان

مرد کب چاہے کہ ہو دشمن ہلاک
ہو غم دشمن سے بھی اندوہناک

مرد کب انصاف کا طالب ہوا
گر ہوا وہ مورد ظلم و جفا

جو کہ رکھے راہ مردان میں قدم
ہو مراد نفس کا اوسکو نہ غم

اے پسر پہلے تو کر ترک مراد
اپنی کی راہ لے پھر ہووے شاد

بیان فقر

فقر کیا ہے گر نہیں تجکو خبر
میں بیان کرتا ہوں تجسے اے پسر

بے نوا گر ہووے کوئی دولت میں
منعمی دکھلائے اپنی خلق میں

گرسنہ ہو اور رہے سیری کا دم
اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم

جو کہ ہو زار و ضعیف و ناتوان
وقت پر طاعت میں ہو شیر ژیان

خون سے دل پُر رکھے اور دست تہی
لاغری میں بھی دکھائے فربہی

سایۂ درویش کو کر اختیار
تا نگہ رکھے تجھے پروردگار

ہمنشینی کر فقیروں کی مدام
تا کہ حاصل ہووے جنت لاکلام

غفلت سے چونکنے کا بیان

آفتوں میں یاد کر خالق کو بس
کون ہے غیر از خدا فریاد رس

اپنے خالق سے کبھی غافل نہو
سالک راہ بد و باطل نہو

ہو نہ خندان ہے یہ رونیکی جگہ
چشم عبرت واکر اور خاموش رہ

حرص سے تو مور کی صورت سدا — یا در کھ ہر اک طرف ہرگز نہ جا
جب کہ تو لڑکا نہیں بازی نکر — ساتھ شیطان کے تو انبازی نکر
نفس کو طاقت نہ دی یاری سے تو — کر نہ ضایع عمر بدکاری سے تو
جاے تہمت مین کبھی اصلا نہ جا — راہ حق مین مثل نابینا نہ جا
ہو نہ ایمن تو عدو رکھتا ہے جو — زیر سقف بے ستون ساکن نہو
اے پسر کر ترک راہِ فسق کو — دہر مین تو سخرۂ شیطان نہو
ہے سفر در پیش بے کچھ زاد راہ — عمر کو تو جان برباد و تباہ
ہو نہ ہرگز طوق و غل سے بیخطر — نفس بد کو پاؤن سے برباد کر
آگ سے ڈر ساز کاری پیشہ کر — اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر
سب کا جب ہو گا سقر سے گذر — جاے شادی کب ہے دنیا ای پسر
آگ ہے رکھی ہوئی آگے ترے — کچھ نہیں ہے خوف تجکو آگ سے
رہ مین عقبیٰ سر پہ ہے بار گران — بار تیرا غیر سے اُٹھے کہان
ایک دن آئیگا روز رستخیز — تجکو خالق سے نہین ممکن گریز
اے پسر راہِ شریعت پر تو چل — جلد زندانِ ہوا سے تو نکل
تابع فرمان حق تو ہو سدا — تا کہ پائے جنتِ رضوان مین جا
کر نہ نافرمانی حکم خدا — تا عذابون سے ہو محشر مین رہا
تا بہشت عدن مین تو پائے جا — لطف خلق اللہ پر کر بے ریا
تا کہ ہو مسکن ترا دار السلام — تو فقیرون کو کھلایا کر طعام
شاد رکھے جو سدا دلخستہ کو — عدن مین تیری جگہ پیوستہ ہو
یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا — دے اُسے کونین مین راحت خدا
یا خدا تو ہم سبھون پر رحم کر — بخش دے سب کے گنہ کو سر بسر
ہم گنہگار اور ہین عاجز سدا — رحم کر تو ہم سبھون پر یا خدا
دور رکھ یا پاس تو اپنے بلا — ہم ہین راضی حکم سے تیرے سدا

رحمت اللہ سے دل خوش رہے	جو کوئی ان پند و نکہ دل سے پڑھے

تاریخ ترجمہ من مترجم

پند نامہ حضرت عطار کا	ترجمہ نساخ جو میں نے کیا
دھیان آیا ایک بیت تاریخ کا	خوب زیبا ترجمہ دل نے کہا ۱۲۷۶ھ

وله قطعه دیگر

چو پند نامہ عطار ترجمہ کردم	کہ شد ز دیدن آن صاحب نظر خرسند
من از سروش چو تاریخ ترجمہ جستم	جواب داد نہے نظر و زیبا پند ۱۲۷۶ھ

خاتمہ من مترجم

پس از حمد و ثنای حضرت آفریدگار و نعت سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم و مناقب آل اطہار و اصحاب کبار مخفی و محتجب مباد کہ خوشہ چین خرمن ارباب سخن و کاسہ لیس معنی آفرینان نادرہ فن عبد الغفور متخلص بہ نساخ از غایت بے بضاعتی زانوے ادب بحضور صدر نشینان ادب آموز تہ کردہ در بدو مشق سخن پند نامہ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ را بحوصلہ حصول شرف انتساب بحضرت مصنف و برای تعلیم و تربیت جگر گوشگان ابو الفضل محمد عبد الرحمن و ابو الخیر محمد عبد السبحان اعطاہما اللہ علماً نافعاً و عمراً وا شما کہ خلف حضرت اخ الاعظم جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر ضلع ۲۴ پرگنہ و ممبر لجسلیٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ و ممبر بورڈ کمشنران انکم ٹکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر بورڈ اکزامینرز می باشند بہ اردو زبان منظوم ساختہ چشمۂ فیض نام نہاد از انجا کہ این اردوہای طبع افسردہ و فرزندان ناز پروردہ

باہم کج مج زبانی دیوانجبی سیر سواد آبادان نقطاگیان می خواستند بصد التجا الفصت آباد رحباب اذان خرامش گرفتند۔ باسول النست کہ نقطاگیان از سہو و تمنیان درگذرند و منت برجانم نہند۔

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا از افضل الاماثل و الاقران مولوی محمد حامد علی خان صاحب حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

چھپا چشمۂ فیض فضل خدا سے	حقیقت میں ہے پند و حکمت کا دریا
لکھو اسکے چھپنے کی تاریخ حامد	چھپا ابکی یہ چشمۂ فیض اچھا

سنہ ۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا از منشی خدا بخش صاحب خادم کاتب مطبع ہذا

شکر صد شکر خداوند جہان اے خادم	کہ شدہ طبع درین مطبع چو این چشمۂ فیض
سال طبعش و تم تفتیش بزد و الہام	ہاتف غیب بفرمود بہ این چشمۂ فیض

سنہ ۱۲۹۸ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ترجمہ پندنامہ عطار مسمیٰ بہ چشمۂ فیض کہ اسم بامسمیٰ ہے ماہ ستمبر ۱۸۸۱ء مطبع منشی نول کشور صاحب سی آئی ای دام اقبالہ واقع کانپور مین دوسری مرتبہ چھپکر شائع ہوا